14231 ـ ارتداد اور مرتد کے بعض احکام

سوال

میں آپ کی اس ویب سائٹ تك پہنچ کر بہت خوش ہوں، میں مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا اور بلوغت کے بعد بہت سی اسلامی تعلیم حاصل کی، اور دینی امور کو سمجھنے اور سمیٹنے کی کوشش کر رہا ہوں.
میں نے ارتداد کے متعلقہ آپ کے بعض جوابات کا مطالعہ کیا ہے کہ مرتد کی سزا قتل ہے، لیکن میں نے ایك اور ویب سائٹ پر پڑھا ہے کہ اس مرتد کو قتل کیا جائے گا جو دین کے خلاف جنگ کرنے کا موقف رکھے، اور میرا میلان بھی دوسری رائے کی طرف زیادہ ہے.
اس کا سبب یہ ہے کہ میرے کچھ دوست ہیں جو اسلامی گھرانوں میں پیدا ہوئے اور ان کے نام بھی اسلامی ہیں، لیکن ان میں سے بعض کو یہ علم بھی نہیں کہ وضوء کس طرح کیا جاتا ہے، اور نماز کیسے ادا کرنی ہے، لیکن انہیں کلمہ طیبہ کا علم ہے.
تو کیا ہم ان کو مرتد شمار کریں گے، اور انہیں قتل کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی عقل اور خواہش کی بنا پر کسی ایك قول کی طرف مائل نہ ہو اور دوسرے قول کی چھوڑ دے، بلکہ وہ حکم کو کتاب اللہ اور سنت رسول کی دلیل کے ساتھ لے، اور نصوص شرعیہ اور شرعی احکام کو ہر چیز پر مقدم کرنا ضروری ہے.

دوم:

بعض اوقات دل یا زبان، یا عمل کے ساتھ بھی دین اسلام سے خارج اور مرتد ہو جاتا ہے.

بعض اوقات دل کے ساتھ ارتداد ہوتا ہے، جس طرح کہ اللہ تعالی کی تکذیب کرنا، یا یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کوئی اور بھی خالق ہے، یا اللہ تعالی یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بغض رکھنا.

اور بعض اوقات زبان سے قول کے ساتھ ارتداد ہوتا ہے، جیسے کہ اللہ تعالی یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

پر (نعوذ باللہ) سب و شتم کرنا.

اور بعض اوقات ظاہری اعظاء کے عمل کے ساتھ ارتداد ہوتا ہے، جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا، یا قرآن مجید کی توہین کرنا، یا نماز ترک کردینا.

اور مرتد انسان اصلی کافر سے زیادہ برا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی اتحادی باطنی فرقہ کے رد میں کہتے ہیں:

" یہ تو معلوم ہے کہ تتاری کفار ان مرتدوں سے بہتر اور اچھے ہیں، جو دین اسلام سے مرتد ہونے والوں میں سے سب سے بدترین مرتد ہیں، اور مرتد اصلی کافر سے بھی کئی ایك وجوہات کی بنا پر زیادہ برا اور شریر ہے" اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی لابن تیمیة (2 / 193).

سوم:

ہر مسلمان جو کفریہ کام کرلے وہ کافر اور مرتد نہیں ہوتا، کچھ عذر ایسے ہیں جن کی بنا پر مسلمان معذور ہے، اور اس پر کافر کا حکم نہیں لگتا ان عذروں میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

جہالت، تاویل، جبر، خطاء

پہلا عذر:

جہالت: یہ کہ آدمی اسلامی ممالك سے دور رہنے کی بنا پر اللہ تعالی کے حکم سے جاہل ہو، مثلا وہ شخص جو گاؤں میں پرورش پائے یا کفار کے ممالك میں یا پھر جاہلیت کے دور کے قریب ہو اور نیا مسلمان ہوا ہو، اس میں کئی مسلمان بھی داخل ہو سکتے ہیں جو ایسے معاشروں میں رہائش پذیر ہیں جو جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور وہاں علم کی کمی ہے، اور وہی ہیں جن کے بارہ میں سائل کو ان کےکفر اور قتل میں اشکال پیدا ہوا ہے.

دوسرا عذر: تاویل

وہ یہ کہ کوئی شخص اللہ تعالی کے حکم کی تفسیر غیر شرعی مراد میں کرے، مثلا وہ شخص جو بدعتی لوگوں کی ان مسائل میں تقلید کرنا جن میں انہوں نے تاویل کی ہے، مثلا مرجئہ اور معتزلہ، اور خوارج وغیرہ

تیسرا عذر: جبر کرنا:

جیسا کہ اگر کوئی ظالم شخص کسی مسلمان شخص پر مسلط ہو جائے اور اسے تکلیف اور عذاب دے اور صریح کفریہ کلمہ کہے بغیر نہ چھوڑے، تو وہ اس مصیبت سے جان چھڑانے کے لیے اپنی زبان سے کفریہ کلمہ تو کہہ رہا ہو لیکن اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو.

چوتھا عذر: خطاء اور غلطی:

بغیر کسی قصد اور ارادہ کے زبان سے سے کفریہ لفظ نکل جائے.

اور ہر وہ شخص جو وضوء کے طریقہ سے جاہل ہو، یا نماز کے طریقہ سے جاہل ہے یہ ممکن نہیں کہ وہ اس میں معذور ہو، حالانکہ وہ مسلمانوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتا ہے، پھر وہ نماز کی آیات پڑھتا اور سنتا بھی ہے، تو کونسا ایسا مانع ہے جو اسے نماز ادا کرنے سے منع کر رہا ہے یا پھر اس کی کیفیت اور شروط کے بارہ میں سوال کرنے سے روک رہا ہے؟

چہارم:

مرتد کو ارتداد کے فورا بعد قتل نہیں کیا جائےگا، اور خاص کر جب اسکے ارتداد کا باعث اسے پیش آنے والا کوئی شبہ اور اشکال ہو، بلکہ اسے ارتداد کے بعد توبہ کروائی جائے گی اور کہا جائے کہ توبہ کرلو، اور اسے اسلام کی طرف واپس پلٹنے کی پیشکش کی جائے گی، اور اس کا شبہ اور اشکال زائل اور دور کیا جائے گا، اور اگر وہ اس کے بعد پھر بھی کفر پر اصرار کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب " المغنی " میں کہتے ہیں:

مرتد کو اس وقت تك قتل نہیں کیا جائے گا جب تك کہ اس سے تین بار توبہ طلب نہ کی جائے، اکثر علماء کا قول یہی ہے، جن میں عمر، علی رضی اللہ تعالی عنہما اور عطاء، النخعی، امام مالك، الثوری، اوزاعی، اسحاق، اور اصحاب الرائے رحمہم اللہ شامل ہیں....

کیونکہ ارتداد کسی شبہہ اور اشکال کی بنا پر ہوگا، اور وہ شبہہ اسی وقت زائل نہیں ہو سکتا اس لیے اتنی مدت انتظار کرنا ضروری ہے جس میں وہ ممطئن ہو سکے، اور یہ مدت تین یوم ہے. اھـ

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ (9 / 18).

سنت صحیحہ مرتد کے قتل پر دلالت کرتی ہے:

بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

" جو اپنا دین بدل لے اسے قتل کردو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6922).

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی ایسے مسلمان کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالی کا رسول ہوں، لیکن تین وجوہ میں سے ایک کی بنا پر: قتل کے بدلے قتل، شادی شدہ زانی ، اور اپنے دین کو ترک کرکے جماعت سے علیحدہ ہونے والا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6486) صحیح مسلم حدیث نمبر (1676)

ان احادیث کا عموم مرتد کے قتل پر دلالت کرتا ہے، چاہے وہ محارب ہو یا غیر محارب، یعنی دین کے خلاف جنگ کرے یا نہ کرے.

اور یہ قول کہ: اس مرتد کو قتل کیا جائے گا جو دین کے خلاف لڑنے والا یعنی محارب ہو یہ احادیث کے خلاف ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کے قتل کا سبب ارتداد بنایا ہے نہ کہ دین کے خلاف محاربہ.

اور اس میں کوئی شك نہیں کہ ارتداد کی بعض اقسام اور انواع ایك دوسرے سے زیادہ قبیح اور شنیع ہوتی ہیں، محارب کا ارتداد دوسرے مرتد سے زیادہ قبیح ہے، اور اسی لیے علماء کرام نے ان کے مابین فرق کیا ہے، اور محارب مرتد کے لیے توبہ کی شرط نہیں رکھی اور نہ ہی اس کی توبہ قبول ہوتی ہے، بلکہ اگر وہ توبہ بھی کر لے تو اسے قتل کر دیا جائے گا.

لیکن اگر وہ مرتد محارب نہیں تو اس کی توبہ قبول ہو گی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے اسے ہی اختیار کیا ہے.

شیخ الاسلام ابن رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

ارتداد کی دو قسمیں ہیں:

صرف ارتداد، اور ارتداد مغلظ اس کی بنا پر شریعت نے قتل مشروع کیا ہے، اور ان دونوں کی بنا پر قتل کرنے کی دلیل موجود ہے.

اور توبہ کی بنا پر قتل ساقط ہونا ان دونوں قسموں کو عام نہیں، بلکہ پہلی قسم صرف ارتداد کو شامل ہے، جیسا کہ مرتد کی توبہ قبول کرنے کے دلائل پر تدبر اور غور وفکر کرنے والے کے لیے ظاہر ہوتا ہے.

اور باقی رہی دوسری قسم یعنی ارتداد مغلظ ۔ اس مرتد کو قتل کرنے کے وجوب پر دلیل پائی جاتی ہے، اور کوئی نص اور اجماع نہیں ملتا جو اس سے قتل کو ساقط کرتی ہو، اور ظاہر اور صاف فرق ہونے کی بنا پر اس میں قیاس کرنا ممکن نہیں، لہذا الحاق نہیں ہو سکتا.

اور اس طریقہ کو ثابت کرتا ہے وہ یہ کہ کتاب اللہ اور نہ ہی سنت نبویہ اور اجماع میں یہ نہیں آیا کہ جو شخص بھی کسی قول یا کسی فعل کی بنا پر مرتد ہو جب وہ پکڑے جانے کے بعد توبہ کر لے تو اس سے قتل ساقط ہو جاتا ہے، بلکہ کتاب اللہ اور سنت نے تو مرتد کی دونوں قسموں میں فرق کیا ہے....

دیکھیں: الصارم المسلول علی شاتم الرسول (3 / 696).

اور حلاج مشہور زندیقوں میں سے تھا جسے بغیر کسی توبہ طلب کیے قتل کیا گیا تھا: قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مقتدر جو مالکیہ میں تھا کے دور میں بغداد کے فقہاء کرام نے حلاج کے قتل اور سولی پر لٹکانے پر اتفاق کیا کیونکہ حلاج نے الوہیت کا دعوی کیا تھا، اور حلول کا قائل تھا، اور اس کا قول ہے: " انا الحق" میں حق ہوں، حالانکہ وہ ظاہری طور پر شریعت پر عمل کرتا تھا، اور انہوں نے اس کی توبہ قبول نہیں کی.

دیکھیں: الشفا بتعریف حقوق المصطفی (2 / 1091).

اس بنا پر یہ متعین ہوا کہ سائل نے جو یہ کہا ہے کہ مرتد کو اس وقت قتل کیا جائے گا جب وہ دین کے خلاف جنگ کرے یعنی محارب دین ہو، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے جو فرق ہم نے بیان کیا ہے امید ہے اس سے اشکال دور ہو جائےگا اور مراد کی وضاحت ہو گی.

اور دین کے خلاف جنگ صرف اسلحہ کے ساتھ ہی محصور نہیں بلکہ زبانی جنگ بھی ہوتی ہے، مثلا: اسلام یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم، یا قرآن مجید میں طعن، وغیرہ کرنا، بلکہ بعض اوقات تو زبانی جنگ اسلحہ کی جنگ سے بھی زیادہ شدید ہوتی ہے.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

محاربہ اور جنگ کرنے کی دو قسمیں ہیں:

ہاتھ کے ساتھ اور زبان کے ساتھ:

دین کے بارہ میں زبانی جنگ بعض اوقات ہاتھ کے ساتھ جنگ کرنے سے زیادہ سخت ہوتی ہے، جیسا کہ پہلے مسئلہ میں اس کا بیان گزر چکا ہے، اور اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زبانی جنگ کرنے والے کو قتل کرتے تھے اور ہاتھ کے ساتھ جنگ کرنے والوں میں سے بعض کو قتل نہیں کیا.

خاص کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کے بعد ان کے ساتھ تو صرف زبانی جنگ ممکن ہے، اور اسی طرح بعض اوقات ہاتھ کے ساتھ بھی فساد ہوتا ہے، اور بعض اوقات زبان کے ساتھ، اور مختلف ادیان میں جو فساد زبان کے ذریعہ ہوا ہے وہ ہاتھ کے فساد سے کئی گناہ زیادہ ہے، جیسا کہ ادیان میں جو اصلاح زبان کے ساتھ ہوئی ہے وہ ہاتھ کےساتھ اصلاح سے کئی گنا زیادہ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ زبان کے ساتھ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرنا زیادہ شدید ہے، اور زمین میں زبان کے ساتھ فساد مچانے کی کوشش کرنا زیادہ یقینی ہے.

دیکھیں: الصارم المسلول علی شاتم الرسول (3 / 735).

پنجم:

اور رہا مسئلہ نماز ترک کرنا: تو اس کے بارہ میں صحیح یہی ہے کہ تارك نماز کافر اور مرتد ہے.

مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (5208) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .